آؤنا۔۔۔چائے پیئیں

آج صبح فجر کی نماز کے بعد باہر نکلی تو دیکھا کہ موسم بہت خوبصورت ہو رہا تھا۔ اگر اکتوبر کے مہینے میں ، جب کہ موسم ابھی گرم ہی ہو اور اچانک کسی صبح کالے کالے بادل گھِر آئیں تو موسم واقعی بہت سہانا لگتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی شروع ہوگئی۔ ایک تو میں جس علاقے میں رہتی ہوں وہ شہرِ خموشاں دکھائی دیتا ہے اور پھر اتنی صبح تو ویسے ہی ہر چیز خوابیدہ لگتی ہے۔ ہر سو مکمل خاموشی۔ جب موسم حسین اور چار سو خاموشی کا ڈیرہ ہو تو کس کا جی چائے پینے کو نہ چاہے گا۔ اور یوں بھی چائے پینا تو اپنا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ میں نے چائے بنائی اور لاؤنج سے باہر بنے ہوئے چھوٹے سے وارنڈے میں جا بیٹھی۔ چائے پیتے پیتے نہ جانے آنسو کدھر سے آنکلے ، آنکھیں بھر آئیں اور میری زبان سے بے ساختہ نکلا " آؤنا ۔۔ چائے پیئیں " ۔ اور پھر یادوں کا سلسلہ جو دراز ہوا تو مجھے کئی برس پیچھے لے گیا۔۔۔۔ ایسا لگا کہ آپ نے میری آواز سن لی ہے۔

آپ کو تو یاد ہوگا کہ قریباً دس برس پہلے ہمارا گھر بنانے کا ارادہ ہوا تھا ۔ ہمارا تو میں نے رسماً لکھا ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کو گھر بنانے کا کوئی خاص شوق نہ تھا۔ جبکہ ہر خاتون کی طرح میری شدید خواہش تھی کہ میرا بھی اپنا گھر ہو، میری اپنی چھت ہو۔ میری اس خواہش پر آپ ہمیشہ یہی جواب دیتے کہ بھئی ہم جس مکان میں ہوں گے وہ بھی تو ہمارا ہی گھر ہوگا نا۔ اور پھر جب جی چاہے ، ہم اس گھر کو تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ یعنی ہم جس مکان کا کرایہ دے کر قیام کریں گے وہی ہمارا گھر ہوگا۔ لیکن کب تک آپ میری اور بچوں ، خاص کر بیٹیوں کی، ضد کا مقابلہ کر سکتے۔ اور آپ کو یہ خبر تو ہوگی نا کہ اس میں، میں نے آپ کے پیار کو جو آپ کو اپنی بیٹیوں سے تھا خوب خوب ایکسپلائٹ کیا ۔ لیکن آپ نے کبھی اس کا اظہار نہیں کیا کہ آپ یہ بات جانتے ہیں۔ ایک اچھے ساتھی اور ایک اچھے باپ کی طرح آپ بھی ہماری ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش ضرور کرتے۔ اور یوں آپ نے گھر بنانے کا ارادہ کر لیا۔ اس سے پہلے ہم ایک عدد پلاٹ خرید چکے تھے چنانچہ اسی پر گھر کی تعمیر کا ارادہ ہوا۔

اب ایک ایسے آرکیٹکٹ کی تلاش ہوئی جو نہ صرف ہمارے خوابوں کے گھر کا نقشہ بنا دے ، بلکہ موزوں داموں پر بنا دے۔ ایک جاننے والے کی وساطت سے اسلام آباد کے ایک بہت اچھے آرکیٹکٹ تک ہماری رسائی ہوگئی ۔ جن کے ساتھ ہماری بہت سی نشستیں ہوئیں، کبھی وہ ہمارے گھر آتے اور کبھی ہم ان کے دفتر میں جاتے۔ مجھے تو وہ ساری نشستیں بہت اچھی طرح یاد ہیں، جن میں ہمیشہ کی طرح ہماری کتنی بحث ہوا کرتی تھی۔ حالانکہ بعد میں یہ خیال بھی آتا کہ وہ بھلا آدمی ہمارے بارے میں کیا سوچتا ہوگا۔ اور پھر اپنے دل میں عہد کرتے کہ آئندہ اس کے سامنے اس طرح نہیں کریں گے ۔ لیکن اگلی نشست میں پھر ویسا ہی ہوتا۔ ۔ ایک ایک نقطہ پر ہماری کس قدر بحث ہوتی تھی ۔ بعض دفعہ تو یوں بھی ہوا کہ ہم دونوں آپس میں بحث کر رہے ہوتے اور آرکیٹکٹ اپنے تمام کاغذات الگ رکھ کر کہتا پہلے آپ لوگ آپس میں فیصلہ کر لیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ پھر مجھے بتا دیں تا کہ میں کام کو آگے بڑھاؤں۔ یوں ہماری لڑائی سے وہ بھی محظوظ ہوتا تھا۔ ایسے ہی کئی مہینے گزر گئے۔

اسی طرح بحث مباحثہ کرتے آخر کار مکان کا خاکہ تیّار ہو ہی گیا۔ اندرونی حصّے کے بعد جب گھر کے بیرونی حصّے کے ڈیزائن کی باری آئی تو آرکیٹکٹ کو اس وقت بہت حیرت ہوئی جب ہم دونوں ایک نقطہ پر بغیر کسی بحث کے متفق ہوگئے۔ جس پلاٹ پر ہم گھر بنانے جا رہے تھے ، اس کی پوزیشن کچھ اس طرح ہے کہ سامنے کی طرف تو سڑک ہے لیکن باقی کے دو اطراف میں یعنی پیچھے اور بائیں طرف ایک نالہ ہے۔ صرف ایک سمت یعنی دائیں طرف ایک رہائشی پلاٹ ہے۔ پلاٹ کی لوکیشن بہت خوبصورت ہے۔ دو اطراف میں چونکہ نالہ ہے اس لئے ان اطراف میں کبھی بھی کوئی گھر تعمیر نہ ہوگا۔ جگہ بھی کھلی ہے اور سبزہ بھی خوب ہے ۔ چنانچہ میں نے آرکیٹکٹ کو کہا کہ وہ ان دو کھلی اطراف میں دروازوں کے باہر کے ڈیزائن میں ایسی جگہ ضرور بنائیں جہاں دو کرسیاں

بہت حیران ہوا جب آپ نے بھی فوراً اس بات کی تائید کی ۔ وہ بھی سوچتا ہوگا کہ چلو کسی بات پر تو دونوں متفق ہوئے۔ اس نے لاؤنج اور ڈرائنگ روم سے باہر نکلنے والے دونوں دروازوں کے باہر آرک بنا کر چھوٹے چھوٹے دو بہت خوبصورت وارانڈے ڈیزائن کیئے۔آپ نے بعد میں قیمتی آف وہائٹ خوبصورت ٹائلوں سے فرش بنا یا اور خوبصورت ستون بھی۔
ہم دونوں کے کچھ خواب تھے۔ ایک خواب یہ تھا کہ ہم اپنے بچوں کی جائز ضرورتوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے، انہیں ضرورت کی ہر چیز مہیّا کریں گے تا کہ ان کو کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہو۔ہم دونوں کو اپنے بچوں سے بہت پیار تھا اور ہمارے بچے ہیں بھی تو بہت اچھے اور بہت پیارے۔ہم دونوں نے تمام عمر اپنے اس خواب کی تعبیر کے لئے جدّ وجہد کی اور دن رات محنت کی۔آپ تو ملازمت کر ہی رہے تھے، میں نے بھی اس مقصد کو حاصل کرنے میں اپنا حصّہ ڈالنے کی خاطر تدریس کے شعبے میں ملازمت کرلی۔اور ساتھ ہی اپنی ادھوری تعلیم کو بھی مکمل کرنے میں لگ گئی تا کہ اچھی ملازمت حاصل کرسکوں۔ اپنے جائز ذرائع آمدنی میں گزر اوقات کی۔بچوں کو حلال کی روزی کھلائی۔
لیکن اس بھاگ دوڑ میں ہم دونوں خود کو بھول گئے، بلکہ جینا ہی بھول گئے۔معلوم ہی نہ ہوا کہ اب تو زندگی کی شام ہونے کو ہے۔ آپ نے تو فوراً اس جہان سے کوچ کرلیا۔جاتے ہوئے یہ بھی نہ سوچا کہ میں اکیلی کیسے زندہ رہوں گی۔اب جبکہ ہم ایک دوسرے کی عادت بن چکے ہیں اکیلے جانے کی بھلا کیا تک ہے۔میں دکان پر جاتی ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے کہ آپ میرے پیچھے کھڑے ہیں اور مجھے کوئی چیز دکھانے لگے ہیں۔ ہماری عادت تھی کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک کو اگر کوئی چیز اچھی لگتی تو وہ دوسرے کے پاس جا کر اس کو دکھا کر پوچھتا کہ ٗ یہ نہ لے لیں ٗ۔لیکن جب پیچھے مڑ کر دیکھتی ہوں تو کوئی بھی نہیں ہوتا۔

تیرے آنے کا اکثر یوں دھوکا ہوا

مڑ کے پیچھے جو دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا

صبح واک کرتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ آپ میرے ساتھ ساتھ واک کر رہے ہیں۔مجھے یوں لگتا ہے جیسے یہ سارے راستے یہ سارے موڑ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ آج تم اکیلی کیوں ہو۔میں انہیں بھلا کیا جواب دوں؟۔
دیکھا یادیں کتنی اچھی ہوتی ہیں۔پل بھر میں انسان کو کہاں کہاں کی سیر کرا دیتی ہیں۔اب زندگی کا سہارا یہ یادیں ہی تو ہیں۔
موسم بہت خوبصورت ہے،ہلکی ہلکی بوندیں پڑ رہی ہیں، میں باہر وارانڈے میں تنہا بیٹھی ہوں اور چائے کی پیالی میرے ہاتھ میں ٹھنڈی ہو چکی ہے۔مجھے اچانک یہ خیال آتا ہے کہ ہم نے جس وارانڈے کو اس لئے بنایا تھا کہ دونوں مل کر اچھے موسم میں چائے پیئیں گے اس میں تو ہم نے کبھی چائے پی ہی نہیں۔۔تو آؤ نا چائے پیئیں کہ موسم بہت اچھا ہے اور اب کوئی مصروفیت بھی نہیں ۔